قرآن کا سبق - 16b: کیا تم بھی سوال کرو گے؟ (البقرۃ:108)

اس سبق کے اختتام پر آپ جان لیں گے کہ:

- اللہ تعالیٰ یہود کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بار بار سوال کرنے کی عادت کو بیان فرما رہا ہے۔
- یہ عادت ایمان کو کفر سے بدل ڈالنے کی طرف لے جاتی ہے۔
- ایسا انسان سیدھے راستے سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتا ہے۔

تلاوت و تشریح:

اَمْ تُرِیْدُوْنَ	اَنْ تَسْـَٔلُوْا	رَسُوْلَكُمْ	كَمَا	سُىِٕلَ	مُوْسٰى	مِنْ قَبْلُ ؕ
کیا تم چاہتے ہو	کہ تم سوال کرو 1	اپنے رسول سے 2	جیسے	سوال کیے گئے	موسیٰ علیہ السلام	اِس سے پہلے،

وَمَنْ	يَّتَبَدَّلِ	الْكُفْرَ	بِالْاِيْمَانِ	فَقَدْ	ضَلَّ
اور جو	بدلے میں لے	کفر	ایمان کے عوض	تو تحقیق	وہ بھٹک گیا

سَوَآءَ	السَّبِيْلِ 108
سیدھی	راہ سے۔

1 حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں یہود غیر ضروری سوالات پوچھنے، ان کی نافرمانی کرنے اور غیر معقول چیزوں کا مطالبہ کرنے کے عادی تھے۔ مثال کے طور پر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا دکھانے کا مطالبہ کیا۔ اس قسم کے بیجا مطالبہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ بجلی کی کڑک نے انہیں آ پکڑا اور وہ سب مر گئے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی اور وہ دوبارہ زندہ کیے گئے۔

- ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ کے نبی ہونے کی دلیل کے طور پر آپ آسمان سے کوئی کتاب نازل کیجیے یا پھر یہاں پانی کی نہر جاری کر دیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی کہ اس قسم کے سوالات نہ کریں۔ اس لیے کہ مخلص لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی بے شمار نشانیاں آس پاس ہی موجود ہیں۔

2 رَسُوْلَكُمْ: اس میں یہودیوں سے بھی خطاب ہے کہ اے یہودیو! اب تمہارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نبی کے ساتھ کسی بھی قسم کی بدسلوکی مت کرو جیسا کہ اس سے پہلے تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کر چکے ہو۔

- ہمیں معتبر و ثابت حدیث و سنت میں دیے گئے احکام و ہدایات پر بالکل سوال نہیں کرنا چاہیے۔ اگر ہمیں قرآن و حدیث کی کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو ہمیں کسی عالم سے پوچھ لینا چاہیے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میں جس کام سے تم کو منع کروں اس سے دور رہو، اور جس کام کا حکم کروں اس پر جہاں تک تم سے ہو سکے عمل کرو؛ کیوں کہ تم سے پہلے کے لوگوں کو بہت زیادہ سوالات کرنے اور اپنے پیغمبروں سے اختلاف کرنے نے تباہ و برباد کر دیا“۔ (مسلم:1337b)

تصور واحساس: تصور کیجیے کہ تمام ہدایات صاف انداز میں بتا دیے جانے کے باجود کوئی طالب علم اپنے ٹیچر سے بار بار غیر متعلق سوالات کرتا رہے اور اپنے ہوم ورک پر توجہ نہ دے تو کیا اس کے ٹیچر اس سے خوش ہوں گے؟ اسی طرح ہمیں بھی واضح ہدایات دی گئی ہیں تاکہ ہم ان کی پیروی کریں۔ اب غیر ضروری سوالات کرنے کے بجائے ہمیں ہدایت کی پیروی کرنا چاہیے۔

غور و فکر:

- آپ سیکھنے کی غرض سے سوالات ضرور کرسکتے ہیں، لیکن سوال ایسے نہ ہوں جو بغاوت و سرکشی والے ہوں یا رکاوٹیں پیدا کرنے والے ہوں۔
- اللہ پاک اس بندے کی مدد فرماتا ہے جو سچی طلب اور اخلاص کے ساتھ سیکھنا چاہتا ہے۔

دعا: اے اللہ! اسلام کی اور رسول اللہ ﷺ کی شکل میں جو نعمت تو نے ہمیں عطا کی ہے اس کی بھرپور قدر کرنے کی توفیق دے۔

احتساب: کیا میں اسلام کو سیکھنے میں مخلص اور سچا ہوں؟

پلان: ان شاء اللہ! جب کبھی مجھے اسلام کے تعلق سے کوئی سوال ہو یا شبہ ہو تو میں علماء سے اس کے بارے میں پوچھوں گا۔

اسماء و افعال: اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

اسماء		
واحد	جمع	معانی
رَسُوْل	رُسُل	رسول
سَبِيْل	سُبُل	راستہ

افعال: ہر فعل کے تحت دیے گئے تین افعال اور تین اسماء کی TPI کے ساتھ مشق کیجیے								
کوڈ	مادہ	فعل ماضِ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام	معانی
ن	ك ف ر	كَفَرَ	يَكْفُرُ	اُكْفُرْ	كَافِر	مَكْفُوْر	كُفْر	انکار کرنا
ف	س أ ل	سَأَلَ	يَسْئَلُ	سَلْ	سَائِل	مَسْئُوْل	سُؤَال	سوال کرنا
ضد	ض ل ل	ضَلَّ	يَضِلُّ	ضِلَّ	ضَالّ	–	ضَلَالَة	گمراہ ہونا
أسد+	ر و د	أَرَادَ	يُرِيْدُ	أَرِدْ	مُرِيْد	مُرَاد	إِرَادَة	چاہنا
تدد+	ب د ل	تَبَدَّلَ	يَتَبَدَّلُ	تَبَدَّلْ	مُتَبَدِّل	–	تَبَدُّل	بدلنا

مشقی سوالات

1. یہود کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کون سا برتاؤ یہاں ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے؟
2. "رَسُوْلَكُمْ" کا کیا مطلب ہے اور یہاں یہ لفظ کہہ کر کس کو خطاب کیا گیا ہے؟
3. حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں یہود جو سوالات پوچھا کرتے تھے وہ غلط اور برے کیوں تھے؟

کلاس پروجیکٹ: ایسے پانچ غلط سوالات لکھیے جو طلبہ اپنے ٹیچرز سے پوچھتے ہیں۔ اور یہ بھی بتایئے کہ کس قسم کے سوالات پوچھے جانے چاہیے۔